رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ THE AL FAZL QADIAN

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع ...

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں ...

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ✽ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

فہرست

مدینۃ المسیح

متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

ایک نوزائیدہ رسالہ

تبدیلوں کے متعلق گورنمنٹ سے درخواست

کثرت ازدواج اور ایک فرانسیسی مورخ

وزیر تعلیم پنجاب اور ہندو اخبارات

مولویوں کے خلاف آریوں کی جدوجہد

مکتوبات امام علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

خطبہ نکاح

ملازمین تبدیلوں کے متعلق گورنمنٹ ہند کا حکم

وکیل اور الفضل

نمبر ۹۱ | مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ (۱۹- مئی) میں روزہ سے تقویٰ حاصل ہونے کی ۱۲ وجوہات بیان فرمائیں۔ اور آخری عشرہ میں خاص طور پر دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ✽

۱۸ مئی کی صبح سے دارالامان کی مساجد میں حسب ذیل تعداد میں معتکفین بیٹھے۔ مسجد مبارک ۱۶ اصحاب مسجد اقصیٰ ۲۷ اصحاب۔ مسجد نور ۲ اصحاب ✽

انگریزی اخبار البشریٰ کا پہلا پرچہ ۲ مئی کو شایع ہو گیا ہے منتظمین اخبار نے انگریزی پرچہ یہاں بھی منگوا لیا ہے اور آئندہ اخبار اسی پر چھپا کریگا۔

آخری عشرہ رمضان کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۲ء بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے متعلق ایک نہایت ضروری اور اہم تقریر فرمائی۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ احباب تک جلد سے جلد پہنچانے کے لئے جس قدر کوشش ممکن تھی۔ کی گئی ہے۔ ہر جگہ احباب دوستوں کو جمع کر کے یہ تقریر سنا دینی چاہیئے۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کرنی چاہیئے۔ تا کہ ان بابرکت ایام میں جماعت کی مجموعی دعائیں خدا تعالیٰ کے خاص فضل جذب کرنے کا

باعث بن سکیں۔ (ایڈیٹر)

وقت کی کمی کی وجہ سے خطبہ جمعہ میں میں یہ باتیں نہیں بیان کر سکا اسلئے اب بیان کرتا ہوں:-

میں نے بتایا ہے (خطبہ جمعہ میں) کہ یہ دن جو

رمضان کا آخری عشرہ

ہیں۔ خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کے دن ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کے ان آخری دنوں میں ایک ایسی رات آتی ہے۔ جو بہت ہی مبارک ہوتی ہے۔ اس میں خاص طور پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور ... یادداشت کی بنا پر فرمایا ہے کہ وہ

طاق رات

ہے۔ فرمایا۔ اس میں خصوصیت سے دعائیں قبول ہوتی ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاص برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اب بھی یہ رات رمضان کے ان دنوں میں سے جو باقی ہیں کسی ایک میں ہوگی۔ کیونکہ یہ مبارک رات صرف اسی سال کے لئے نہ تھی جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بتائی گئی۔ بلکہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے ثابت ہے یہ ہر سال آتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشوف اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات

۲۷ر رمضان المبارک

کو ہوتی ہے۔ اور یہ بات اولیاء کے تجربہ سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ ۲۷ر کو ہی آئے ہو سکتا ہے کہ ۲۵ر کو آجائے یا ۲۹ر کو آجائے۔ کیونکہ یہ بھی تجارب سے ثابت ہے۔ لیکن ہمیشہ طاق تاریخوں میں ہی اس کا آنا ضروری نہیں۔ بلکہ جفت میں بھی آجاتی ہے۔ ممکن ہے ۲۲ر کو آجائے یا ۲۴ر کو یا ۲۸ر کو۔ مگر یہ اور بھی کم ہوتا ہے زیادہ کثرت سے ۲۷ر رمضان کو ہی آتی ہے۔ اور ۲۷ر کے عدد میں بعض خاص خصوصیتیں ہیں ؎

اگرچہ اس رات میں خاص برکات نازل ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس آخری عشرہ میں اس رات کو تلاش کرو۔ اور اسی غرض کے لئے سارے عشرہ میں کثرت سے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اسلئے سارا عشرہ ہی دعاؤں کی وجہ سے بابرکت ہوگیا ہے۔ اور یہ وہی بات ہے کہ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس خاص بات کو بھول گئے اور آپ کا یہ بھولنا مضر ہوا۔ لیکن ہمارے لحاظ سے

بابرکت

ہو گیا کہ اس رات کو تلاش کرنے کے لئے دس دن تک دعائیں کی جاتی ہیں۔ اور اس طرح یہ دس ہی دن بابرکت ہو گئے کیونکہ لوگ ان دنوں میں خاص طور پر دعائیں کرتے ہیں۔ پس اے میرے عزیزو! ان ایام میں تم لوگ پہلے اپنی ذات کے لئے دعائیں

کرو مگر یاد رکھو اور خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ دعا گداز سے قبول ہوتی ہے۔ جب تک تم اپنے اندر گداز نہ پیدا کرو گے دعا قبول نہیں ہوگی۔ اور نہ دعا کرنے کا کوئی فائدہ ہوگا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بہت لوگ

خدا کے مقابلہ میں بھی تکبّر

کرتے ہیں۔ بیشک ایک آزاد اور حُر انسان پسند نہیں کریگا کہ کسی کے آگے اپنا سر جھکائے۔ مگر کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کے آگے پانچ وقت سر جھکایا جاتا ہے۔ اس سے کیا ظاہر نہیں ہے کہ بندوں کا بندوں سے اور تعلق ہوتا ہے اور خدا سے اور۔ مگر بہت ہیں جو دعا کرتے ہیں۔ مگر ان کی آنکھیں، ان کا دل، ان کا دماغ، ان کا سینہ دعا کا مؤید نہیں ہوتا۔ ان کی آنکھیں پُرنم نہیں ہوتیں۔ ان کا دل پگھل نہیں رہا ہوتا۔ ان کا دماغ یکسو ہو کر خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا ان کا سینہ جوش سے اُبل نہیں رہا ہوتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکی دعا اسی طرح ہوا میں اُڑ جاتی ہے جس طرح گرد اُڑ جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ آزاد اور آپ سے بڑھکر زیادہ حُر کون ہوگا۔ مگر آپ کی نسبت آتا ہے۔ کہ آپ جب دعا کرتے تھے۔ تو بعض اوقات آپ کے سینہ سے اس طرح آواز نکل رہی ہوتی تھی۔ جس طرح کہ ہنڈیا اُبل رہی ہے۔ اور اسقدر روتے تھے کہ ریش مبارک تر ہو جاتی تھی۔ مگر بہت لوگ ہیں۔ جو اپنی عادتوں کے مطابق خدا تعالیٰ سے بھی تکبر کرتے ہیں اور

دُعاؤں میں رعنا

پسند کرتے ہیں۔ یوں دنیا تو ناپسند کرتے ہی ہیں۔ اور ناپسند کرنا چاہیئے مگر ہر جگہ رونا دھونا بھی ناپسند نہیں کرتے۔ کیا جب ان کا کوئی عزیز مرتا ہے تو نہیں روتے۔ روتے ہیں لیکن خدا کے حضور رونا خلاف شان سمجھتے ہیں۔ جس کی وجہ تکبر ہے۔ اور تکبر کی وجہ سے ان کی دعا میں سوز و گداز نہیں پیدا ہوتا۔ اور وہ دعا جو سوز و گداز نہیں رکھتی دعا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے جھوٹ بولنا اور تمسخر کرنا ہے۔ اور ایسی دعا بجائے قبول کئے جانے کے رد کی جاتی ہے۔ اسلئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ

دعاؤں میں گداز

پیدا کرو۔ گداز کا مطلب کیا ہوتا ہے یعنی ایسی گری ہوئی اپنے اندر پیدا ہو جائے۔ کہ جس سے کچھ دل پسیج جائے۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہوں۔ اور دل پانی پانی ہو کر بہہ رہا ہو۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔ پس وہ حالت جو تکبر کی ہے یا جسے وضعداری کہا جاتا ہے خدا کے سامنے اسے بالکل ترک کر دو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور جس قدر زیادہ کوئی انکساری کرتا ہے اتنی ہی زیادہ اسے بڑائی ملتی ہے۔ ایسی حالت پیدا کرنے کے بعد جب دعا کرو گے تو قبول ہوگی۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں تم اپنے رشتہ داروں، عزیزوں اور دوستوں کیلئے دعا کرو۔ وہاں تمہاری دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی اور اسلئے بھی کہ یہ تمہارا فرض ہے ضروری ہے کہ

اسلام کی اشاعت اور شوکت

کیلئے بھی دعائیں کرو۔ جب تم خدا تعالیٰ سے یہ کہو گے کہ الٰہی ساری دنیا میں اسلام کی شوکت ظاہر کر۔ اور کفر کو مٹا دے۔ اسلام کی تبلیغ کیلئے رستے کھولدے۔ ہمیں اس کے صحیح ذرائع بتا۔ اور ان کے استعمال کی توفیق بخش پھر اس کے بابرکت نتائج پیدا کر۔ اسلام پر جو مشکلات آئی ہیں انہیں دور کر۔ اسلام سے نفرت کرنے والوں کے دلوں میں اسکی محبت ڈال ہمیں وہ دلائل سمجھا۔ جن کا لوگوں پر اثر ہو۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ان دلائل کو ہم لوگوں تک پہنچا سکیں۔ اشاعت اسلام کے رستہ میں جو روکیں ہیں انہیں دور کر دے۔ وہ عادات وہ رسوم اور وہ خیالات جن کی وجہ سے لوگ اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کو بدلنے کی ہمیں توفیق دے۔ لوگوں تک ان باتوں کے پہنچانے سے ہمیں بچا جن کا اثر اسلام کے حق میں مضر ہے۔ اور وہ طریق تبلیغ سمجھا جو صحیح اور درست ہو۔ جب خدا کیلئے تم یہ دعا کرو گے۔ تو تم اپنی ذات کے لئے جو دعائیں کرو گے۔ خدا انہیں قبول کر لیگا۔ خدا تعالیٰ کہیگا۔ یہ میرا کمزور بندہ جب میرے لئے اپنا وقت لگاتا اور میرے دین کی اشاعت کے لئے دعاؤں میں مشغول رہتا ہے اور اپنے لئے دعائیں کرنے کا اسکے پاس وقت نہیں بچتا۔ تو میں اس کی حاجات پوری کر دوں۔ اور جو کچھ یہ مانگتا ہے اسے کم وقت میں ہی منظور کر لوں ؎

پھر اشاعت اسلام کے لئے دعائیں کرنا یوں بھی تمہارے لئے مفید ہے کہ جن لوگوں کا

بڑا جتھا

ہوتا ہے۔ انکی عزت کی زیادتی ہوتی ہے دیکھو ایک انگریز جہاں جائے معزز سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کا بہت بڑا جتھا ہے مگر تم جہاں جاؤ ذلیل سمجھے جاتے ہو۔ کیونکہ تمہارا بڑا جتھا نہیں ؎

([illegible])

531

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء

ایک نوزائیدہ رسالہ

حال میں ایک نہایت ہی نامطبوع رسالہ پہنچا ہے جس کے ایک دو لفظ پڑھنے سے ہی علمی مذاق کو صدمۂ عظیم پہنچتا ہے۔ اس کا نام "مہر العلوم" ہے۔ اور ایک برخود غلط انسان منشی محمد مہر الدین کے زیر ادارت شائع ہوا ہے۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ شخص علوم دینیہ سے بے علم معلوم ہوتا ہے۔ اور پھر اس نے خواہ مخواہ مذہبی مباحث میں اپنے آپ کو الجھانا چاہا ہے۔ احمدی اخبارات کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"مذہب مرزائیہ کا بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک اچھا ادیب اور انشار پرداز شخص تھا۔ جو موجودہ علماء ہند میں صرف بلحاظ اردو دانی کے خاص درجہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنی انشار پردازی کے ہنر کو مدنظر رکھ کر گورنمنٹ کی معمولی سی ملازمت کو چھوڑ دیا۔ اور مولوی نور الدین صاحب سے کچھ سمجھوتہ کر کے محض حصول زر کی خاطر ایک نئی قسم کی دکانداری کی بنیاد ڈالی الخ"

کس قدر بے ہودگی۔ بددیانتی اور جہالت سے بھری ہوئی یہ تحریر ہے۔ جو ایک ایسے رسالہ میں لکھی گئی ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ ملک کے مشہور اور مقتدر اخبارات پر بے لاگ اور منصفانہ ریویو کیا جائیگا۔ ہم اپنے برخلاف لکھے جانے سے کبھی جوش میں نہیں آتے۔ کیونکہ جس جماعت کے افراد کے سامنے کل دنیا کی اصلاح ہو۔ وہ اسقدر کم حوصلہ نہیں ہوسکتے۔ لیکن آخر انصاف بھی تو کوئی چیز ہے۔ شرافت بھی ایک صفت حسنہ کا نام ہے۔ ایک شخص کے حالات سے آنکھیں بند کرتے ہوئے جو جی میں آئے لکھ دینا کونسی جوانمردی ہے۔ حضرت اقدس کو ایک معمولی انشار پرداز اور وہ بھی اردو میں قرار دینا کس قدر لغویت ہے۔

مضمون نگار کو کیا یہ معلوم نہیں کہ حضور نے کئی کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور تحدی سے لکھیں۔ ان کی مثل لانے کے لئے نہ صرف علماء ہند بلکہ علماء عرب و شام و مصر کو بھی چیلنج دئے۔ اور کئی کئی ہزار روپے انعام مقرر کئے۔ مگر کوئی مقابل پر نہ آیا۔ قرآن مجید کے مخالفوں کی طرح لو نشاء لقلنا مثل ھذا ہی کہتے رہے یا یعلمہ بشر اللپنے لگے۔

پس صرف اردو میں آپ کو انشار پرداز قرار دینا بددیانتی ہے۔ پھر اگر آپ کی حیثیت صرف ایک اردو انشار پرداز کی تھی۔ تو کیا وجہ ہے۔ ملک میں جو بڑے بڑے مقرر اور لکھنے والے موجود ہیں۔ ان کی تحریر نے کوئی نمایاں اثر انسانی زندگی پر نہیں پیدا کیا۔ مگر آپ کے ذریعہ خدا کے فضل سے کئی لاکھ کی ایک جماعت پیدا ہوگئی۔ جو ارکان اسلام کی خاص طور پر پابند ہے۔ اور جس کا اشد ترین مخالف بھی انکار نہیں کرسکتا۔ میں اسی منشی مہر الدین سے پوچھتا ہوں۔ کہ آج کس کی جماعت کے لوگ ہیں۔ کس کے غلام اور خادم ہیں۔ جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اور کس کے ہاتھ پر مغربی قومیں اسلام اختیار کر رہی ہیں امریکہ میں کس کا خادم ہے۔ جس نے مسلمانوں کی ایک جماعت پیدا کر دی نائیجیریا میں کس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے ہاتھوں پر کئی ہزار افریقن اسلام قبول کر رہے ہیں کہاں ہیں تمہارے علماء اور سجادہ نشین۔ بتائیں۔ کہ علمی رنگ میں انہوں نے کیا کیا۔ بجز اس کے کہ ایک مشرکانہ اتباع اختیار کرکے خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ہوئے۔ ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

جو جو تجاویز اس نے بہبودی و بہتری کی بتائیں۔ آخر بعد از ہزار رسوائی ان پر خود ہی قلم نسخ پھیرا۔ کبھی ہجرت موجب نجات تھی۔ مگر جب مال و جان کی تباہی کمال ہی ہوچکی۔ تو کہدیا۔ ہجرت ٹھیک نہیں۔ پھر بہنے بنائے سکولوں کو اجاڑ دیا۔ اور آخر میں کہدیا۔ یہ غلطی تھی۔ پھر قید خانہ میں جانا سوراج اور خلافت کے مسئلہ کا بہترین حل بتایا۔ اور آخر میں اس کی نسبت بھی حکم صادر ہوا کہ یہ ٹھیک نہیں۔ اور سارا پروگرام ہی بدلنا پڑا۔ کیا یہی وہ اسلام ہے۔ جس پر تم لوگوں کو ناز ہے۔ اور جس کی بنار پر دوسروں کو کافر قرار دیا جاتا ہے جہل مرکب اس درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ آپ ایک حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ "قادیان ضلع گورداسپور میں ایک گاؤں کا نام ہے۔" قادیان کو تو خدا تعالیٰ نے ایک پیشگوئی کے ماتحت وہ شہرت دی ہے کہ امریکہ سے بھی ایک خط پر صرف قادیان لکھ کر بھیجدیا جاسکے۔ تو یہاں پہنچ جاتا ہے۔ اور تم لوگوں کو بتاتے ہو کہ ایک گاؤں کا نام ہے۔ ہاں صاحب قادیان ہے تو گاؤں ہی۔ مگر خدا جسے چاہے۔ وادیٔ غیر ذی زرع میں آباد ہونیوالے گاؤں کی طرح شہرت اور تقدس عطا فرما سکتا ہے۔

منقد صاحب نے سلسلہ کے اخبارات و رسالجات کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن اسپر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خیر سے آپ کی ناواقفیت کا یہ عالم ہے کہ آپ لکھتے ہیں:۔ "الفاروق کے ایڈیٹر سکھ قوم سے احمدی ہوئے ہیں" (یعنی میر قاسم علی صاحب) جس شخص کی واقفیت کا یہ حال ہو۔ جس کے ہوش و حواس کی یہ کیفیت۔ اس سے مخاطبت محض تضیع اوقات ہے

الفضل کے ذکر میں لکھا ہے۔ یہ جماعت مرزا صاحب کو مستقل نبی سمجھتی ہے۔ بالکل غلط محض جھوٹ اور مضمون نگار کا افترا۔

اگر مضمون نگار صاحب ذرا بھی تحقیقات کی کوشش کرتے تو باسانی صحیح حالات سلسلہ معلوم کرسکتے تھے کیونکہ بفضل خدا ہمارا لٹریچر اسقدر شایع ہوچکا ہے جو تھوڑی سی سعی سے مہیا ہوسکتا اور سہولت سے پڑھا جاسکتا ہے لیکن جو اتنی بھی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اسے کوئی حق نہیں حاصل ہوسکتا کہ نقاد بن کر ریویو لکھنے بیٹھے۔ اور منصفانہ تنقید کرنے کا دعویدار ہو۔

خدا ایسے رسالوں سے جماعت اسلامیہ کو محفوظ رکھے جو ... علمی ماحول کو اپنی ریاح منتنہ سے پراگندہ کرتے رہتے ہیں۔ (اکمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیدیوں کے متعلق گورنمنٹ سے درخواست

اس سال چونکہ غیر معمولی طور پر ہندوستان کے جیلخانہ جات میں قیدی بند ہیں اور ان میں ایک خاص تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے۔ جو مذہبی احکام کی پابندی ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے رمضان المبارک کے آنے پر جو سخت گرمی کے ایام میں آیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ایڈیشنل سکرٹری نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کے چیف سکرٹری کی خدمت میں ایک درخواست بھیجکر مسلمان قیدیوں کے متعلق توجہ دلائی۔ کہ رمضان کے مہینہ میں انہیں مذہبی فرائض کی ادائگی کیلئے آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔ یہ درخواست اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ کو اس طرف متوجہ کرنے کی کس قدر کوشش کی گئی ہے۔ اگر گورنمنٹ آئندہ کیلئے یہاں امور کو منظور کرلے۔ تو مذہب کے دلدادہ مسلمانوں میں خاص طور پر جذبہ شکر گذاری پیدا ہو سکتا ہے۔

کثرت ازدواج اور ایک فرانسیسی مورخ

اگرچہ یورپ صدیوں سے کثرت ازدواج کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرتا چلا آیا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے معقولیت کے ساتھ بھی اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ وہ اس کی ضرورت اور اہمیت کا بھی اعتراف کرتے رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک فرانسیسی مورخ واٹر کے حسب ذیل خیالات اس بارے میں رسالہ مسلم سن رائز میں شائع ہوئے ہیں۔

"دنیا کی سیاسیات میں یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ کہ آیا کثرت ازدواج ہو جس کی اشاعت سوسائٹی کیلئے مفید ہے۔ مشرق نے ہر زمانہ میں اس سوال کو حل کیا ہے۔ اور اہل مشرق کے خیال کے مطابق تمام جانوروں میں فطرت کا اصول پایا جاتا ہے۔

جو وقت حمل۔ بچہ جننے اور ایام حیض میں ضائع ہو جاتا ہے وہ اصلاح و تلافی کا متقاضی معلوم ہوتا ہے۔ گرم ملکوں کی عورتیں بہت جلد بانجھ ہو جاتی ہیں۔ کسی گھرانے کے سردار کو جسکی عظمت وفلاح کثرت اولاد میں مضمر ہو۔ کثرت ازدواج کی ضرورت ہے۔" ان امور کے علاوہ جو مورخ مذکور نے بیان کئے ہیں۔ اور بھی کئی وجوہ ایسے ہیں جن سے تعداد ازدواج کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ یورپ کیلئے بھی اسلام کے دوسرے احکام کی طرح اس پر بھی عمل کرنے کے سوا چارہ نہ ہوگا۔

وزیر تعلیم پنجاب اور ہندو اخبارات

ایک عرصہ سے ہندو اخبارات میں میاں فضل حسین صاحب ایم اے وزیر تعلیم پنجاب کے خلاف باقاعدہ مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اور یہ مخالفت یہاں تک ترقی کر گئی ہے کہ تھوڑے دن ہوئے جب میاں صاحب موصوف نے مسز سروجنی نائیڈو کو ٹی پارٹی دی جس میں کئی ایک عدم تعاونی معززین کو بھی مدعو کیا۔ جو خوشی سے شامل ہوئے تو ہندو اخبار ویش نے اسے بھی مخالفت کا ایک موقع قرار دے لیا۔ اور لکھا کہ میاں صاحب بعض تعلیمی سرکلر جاری کر کے اور اپنی متعصبانہ روش کے باعث تمام ہندوؤں اور معقول پسند آزاد طبقہ مسلمانوں میں سخت غیر ہر دلعزیز ہو چکے ہیں۔ اب اپنی کھوئی ہوئی ہر دلعزیزی کو بحال کرنے کے لئے یہ پارٹی دی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں اور کئی ایسی باتیں لکھیں جنہیں میاں صاحب کی عزت و شہرت کو صدمہ پہنچانے والی سمجھا گیا ہے۔

میاں صاحب کا قصور صرف یہ ہے۔ کہ انہوں نے محکمہ تعلیم میں مسلمانوں کو ۴۰ فیصدی حقوق دینے کی تجویز کی ہے جسے کوئی انصاف پسند بجز متعصبانہ روش اور ہندو مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش سے تعبیر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی ۵۵ فیصدی ہے۔ اور اگر اس بات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ کہ مسلمان تعلیمی لحاظ سے دوسری اقوام سے بہت پیچھے ہیں جنہیں دوسروں کے ساتھ ملانا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ تاہم آبادی کے تناسب کی رو سے بھی ۵۵ فیصدی حقوق ملنے چاہئیں۔ حالانکہ وزیر تعلیم نے صرف ۴۰ فیصدی تجویز کئے ہیں۔ لیکن ہندو صاحبان کو یہ بھی گوارا نہیں۔ اور چونکہ نہیں چاہتے۔ کہ مدت سے مسلمانوں کے جن حقوق پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ وہ اگر سارے نہیں تو کچھ ہی واپس کر دیں۔ اسلئے میاں صاحب کی پالیسی کو ہندو مسلمانوں کا سوال بنا رہے ہیں جو بہت افسوسناک امر ہے۔ اور خاصکر اسوقت جبکہ ایک طرف ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے راگ گائے جا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف گورنمنٹ سے قطع تعلق پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس سے تو یہ سمجھا جائیگا۔ کہ ہندو صاحبان اتحاد کے دعوی کو اسی وقت تک قائم رکھ سکتے ہیں جب تک ہر بات ان کی منشا کے ماتحت سرانجام پائے۔ ہم ہموطنان وطن کو مشورہ دینگے۔ کہ باہمی اتحاد کے لئے ایک دوسرے کے جائز حقوق کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور جب تک اس پر عمل نہ کیا جائیگا حقیقی اتفاق نہیں حاصل ہو سکتا۔

موپلوں کے خلاف آریوں کی جد و جہد

ایک عرصہ سے موپلوں کے خلاف آریہ اخبارات میں ان آریہ اپدیشکوں کی رپورٹیں شائع ہو رہی ہیں۔ جو مالابار کے ہندوؤں کو مالی امداد دیکر "آریہ" بنانے کیلئے پہنچے ہوئے ہیں۔ ان رپورٹوں میں ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانے اور ان پر مظالم کرنے کے ایسے فرضی اور بناوٹی قصے بیان کئے جا رہے ہیں۔ جن کو پڑھکر ہندوؤں میں نہ صرف مصیبت زدہ موپلوں کے متعلق سخت نفرت اور حقارت پیدا ہو رہی ہے۔ بلکہ اسلام کے خلاف بھی سخت غلط فہمی پھیل رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ سوائے "معاصر وکیل" کے اور کسی مسلمان اخبار نے اس کے ازالہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ خود معزز ہندوؤں کی شہادتیں آریوں کے بیان کردہ قصوں کی تردید کر رہی ہیں جن کی غرض محض مالابار کے ہندوؤں کو آریہ بنانے کے لئے روپیہ وصول کرنا اور اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس قسم کی منضبط کوششوں کے مضرات کو دور کرنا مسلمان اخبارات کا اولین فرض ہونا چاہئیے۔ اتفاق اتحاد بیشک اچھی چیز ہے۔ لیکن اسی وقت تک کہ فریقین میں اپنی حفاظت کی قوت اور ہمت ہو۔ اور ضرورت کے وقت اس کا اظہار بھی ہو۔ ورنہ ایک طرف سے بیجا دباؤ پڑنے پر خاموش رہنا اور خاصکر ایسی حالت میں خاموش رہنا جبکہ مذہب تک اثر پہنچتا ہو۔ سخت بے غیرتی ہے۔ جب آریہ اخبار نگر فرضی قصے شائع کر کے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے مسلمان اخبار ان کی تردید نہیں کر سکتے۔ اسی طرح آریہ اپدیشک اگر مالابار کے ہندوؤں کو آریہ بنانیکی کوشش کر سکتے ہیں۔ تو مسلمان کیوں ایسے لوگوں کو اسلام میں نہیں رکھ سکتے۔ جن کے متعلق بمبئی کرانیکل کے خاص رپورٹر کی جو ہندو ہے۔ شہادت ہو۔ کہ "وہ ہندو نیچ ذات کے تھے جو بالعموم اپنی رضامندی سے اسلام قبول کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ہندو دھرم کے اندر اپنی ذلیل حالت کو چشم پسندیدگی سے نہیں دیکھتے"

532
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک)

خدا تعالیٰ سے دعا مانگنا

حضور نے لکھا:- یہ خیال پیدا ہونا کہ چونکہ خدا کو ہماری مشکلات اور ضروریات کا علم ہے۔ اسلئے دعا کی کیا ضرورت ہے۔ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کو محض اسلئے نہیں رکھا کہ اسکو علم نہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا جو اس نے ہمیں سکھائی ہے تو کیا خدا کو علم نہیں۔ کہ انسان کو ہدایت کی ضرورت ہے معلوم ہوا۔ کہ خدا کی غرض دعا سے اور ہے۔ اور اس کی دو غرضیں ہیں۔ ایک دعا کے ساتھ براہ راست تعلق رکھنے والی ہے۔ اور دوسری بالواسطہ طور پر مقصود ہے۔ مثلاً انسانی ترقی کے لئے خدا نے ایک قانون بنایا ہے۔ اور وہ قانون یہ ہے۔ کہ بعض چیزیں وہ کوشش سے دیتا ہے۔ اور بعض بغیر کوشش کے۔ پھر کوشش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رحمت کے جذب کرنیوالی اور ایک رحمانیت کے جذب کرنیوالی مثلاً ایک تو یہ کہ اعمال کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کے فضل انعام اور مدد کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے دوسرے یہ کہ بندہ اس سے دعا کرتا ہے۔ اور عاجزی اور انکساری کرتا ہے۔ تب خدا اس کی مدد کرتا ہے۔ اسی طرح خدا نے قانون بنا دیا ہے۔ کہ جب تک بندہ رحیمیت اور رحمانیت کے ماتحت دعا نہ کرے۔ وہ اس کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ گو وہ جانتا ہو۔ یہ قانون اس نے کیوں بنایا ہے۔ یہ لمبی بات ہے۔ یہاں اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر وہ چاہتا ہے۔ کہ بندہ بھی کوشش کرے۔ باوجود اس کو علم غیب ہونے کے۔ ہاں ایک چھوٹی بات بیان کر دیتا ہوں۔ جو احساسات پر اثر کرنیوالی ہے کیونکہ علمی بات لمبی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر آپ کے اولاد ہے۔ یا اگر آپ کے عزیز رشتہ دار چھوٹی عمر کے ہیں تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ آپ کا دل چاہتا ہے کہ آپ کے چھوٹے بچے رشتہ دار وغیرہ آپ سے سوال کریں۔ کیونکہ یہ محبت کے ابھارنے کا ایک ذریعہ ہے سوال اظہار محبت کا نام ہے۔ اور محب اور محبوب دونوں اظہار محبت کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا محب بھی ہے۔ اور محبوب بھی ہے۔ پس اس کی یہ صفت طلب کرتی ہے کہ بندے اس سے سوال کریں۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ بچوں کو تحریک کرنی پڑتی ہے کہ سوال کریں۔ چیز دکھا کر ہٹالی جاتی ہے۔ تاکہ وہ سوال کریں۔ اسمیں ایک راحت محسوس ہوتی ہے۔ بچہ سے محبت کے اظہار کا موقعہ ملتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی بعض نعمتوں کے حصول کا ذریعہ یا بعض نعمتوں کی زیادتی کا ذریعہ دعا کو مقرر فرمایا ہے۔ تاکہ لوگ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں۔ بلکہ اظہار محبت بھی کریں ؎

بلا واسطہ طور سے اس کے فوائد یہ ہیں کہ دعا کرتے وقت ایک تو انسان کو اپنی کمزوریوں پر غور کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ دوسرے عظمت الٰہی پر نظر ہوتی ہے اگر دعا نہ ہو۔ تو اس طرح تفصیل کے ساتھ غور کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور اگر اس طرح موقعہ نہ ملے۔ تو لوگ حقیقی عرفان الٰہی سے بالکل محروم رہ جائیں۔ پس چونکہ دعا عرفان الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اسلئے انسان کی روحانی ترقی کے لئے دعا کے طریق کا جاری کرنا ضروری تھا۔

۲۹ ۲۲

درخواست دعا کرنا

ایک دوست نے لکھا۔ کہ حضور سے دعا کی درخواست کرنے کا جوش نہیں پیدا ہوتا۔

حضور نے مسکراتے ہوئے جواب میں لکھوایا۔

اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں (۱) انسان کو یقین ہوتا ہے کہ میری دعا خدا سن لیتا ہے۔ تب اس کو ضرورت نہیں محسوس ہوئی۔ اور طبعاً درخواست کرنے کے لئے جوش نہیں پیدا ہوتا۔ جس طرح کہ ایسے شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ جس کی دعا اتنی نہیں سنی جاتی۔ اگر یہ باعث ہے تو اس کا علاج اس رنگ میں تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جب تک ضرورت نہ ہو۔ توجہ نہیں ہوتی (۲) یا انسان کو اس شخص کے متعلق یقین نہیں ہوتا۔ جس سے درخواست کی جاتی ہے۔ یعنی یہ یقین نہیں ہوتا کہ اس کی دعا سنی جائیگی (۳) یا انسان کو مخفی طور پر دعا پر بھی یقین نہیں ہوتا۔ وہ خود تو بعض دفعہ کر لیتا ہے۔ مگر دوسرے سے کہتے ہوئے ابا کرتا ہے۔ اگر یہ وجہ ہو تو اسکو دور کرنا چاہیئے (۴) کبھی انسان دوسرے سے دعا کی تحریک کرتے ہوئے اسلئے رکتا ہے۔ کہ اس کے دل میں مخفی تکبر ہوتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ اس طرح میری ہتک ہو جائیگی۔ گو ظاہر میں محسوس نہ ہو مگر مخفی ضرور ہوتا ہے۔ اگر یہ مرض ہے۔ تو اس کا علاج بھی کرنا چاہیئے (۵) کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان جس شخص سے دعا کرانا چاہتا ہے۔ اس کے متعلق شیطان اسکو دھوکہ دیدیتا ہے۔ کہ تیرے [illegible] اس [illegible] دعا کرانے کا ذریعہ نہیں ہے میں ایسا بڑا نہیں ہوں۔ کہ میرے لئے کوئی دعا کرے۔ یا یہ کہ میں اس کے وقتوں کو کیوں ضائع کروں۔ میری تو معمولی ضروریات ہیں۔ اور اس کا وقت قیمتی ہے ایسے وساوس سے بھی انسان محروم رہ جاتا ہے۔ اگر یہ مرض ہے۔ تو اس کو دور کرنا چاہیئے۔ (۶) ایک اور باعث بھی ہوتا ہے۔ اور اسمیں انسان کا دخل نہیں ہوتا۔ وہ یہ کہ شامت اعمال کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ اسکو فوائد سے محروم رکھنا چاہتا ہے تو وہ اس ذریعہ سے اس شخص کی توجہ کو پھیر دیتا ہے جس سے کہ وہ اپنے مطلب کو حاصل کر سکتا ہے۔ اگر پہلے بیان کردہ امور میں سے کوئی وجہ نہیں۔ تو آخری ضرور ہے۔ اس کا علاج استغفار اور لاحول ہے۔

والسلام

7/5/22

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفری ملازمت اور روزہ

ایک صاحب نے لکھا کہ مجھے صبح ۷ بجے سے شام کے چار بجے تک پہاڑوں پر دورہ کرنا پڑتا ہے۔ اور بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اسلئے ماہ رمضان میں کوئی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے کیا ملازمت چھوڑ دوں۔

حضور نے لکھوایا۔ کہ روزہ رکھنا چاہیئے۔ آپ اتنے دنوں زیادہ خرچ برداشت کرکے سواری کا کوئی انتظام کرلیں۔ روزہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔

۵/۲۲ ۵

بیمار کا روزہ

ایک اور خط کے جواب میں لکھوایا۔ جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہوجاتا ہو۔ خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے۔ اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو۔ تو کبھی اس پر روزہ واجب ہوگا اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو۔ تو دوسرے وقت رکھ لے۔ ہاں تقویٰ سے کام لیکر خود سوچ لے۔ کہ صرف عذر نہ ہو۔ بلکہ حقیقی بیماری ہو ؛

۵/۲۲ ۵

غیر مبائعین کے متعلق چند سوال اور ان کے جواب

ایک شخص نے غیر مبائعین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے چار سوال دریافت کئے۔ جن کے حضور نے اپنے قلم سے جواب تحریر فرمائے۔ وہ سوال اور جواب حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کیا غیر مبائعین احمدی اصحاب کا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے۔ بلکہ اگر کوئی اور جنازہ پڑھنے والا نہ ہو۔ تو واجب ہے ؛

(۲) کیا غیر مبائع امام کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو غیر مبائع غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا قائل نہیں۔ اس کے پیچھے بوقت ضرورت نماز جائز ہے ؛

(۳) کیا غیر مبائعین کو یہودی یا مرتد کے لفظ سے یاد کرنا ممنوع ہے یا نہیں؟

جواب:۔ گالی دینا خواہ کسی کو گالی دی جائے منع ہے۔ مرتد اگر کافر کے معنے میں استعمال نہ کیا جائے۔ تو غیر مبائعین کے لئے یہ لفظ استعمال ہوسکتا ہے۔ مگر ان الفاظ سے حتی الوسع مومن کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دوسرے کا دل دکھانا اسلامی طریق کے خلاف ہے ؛

(۴) کیا غیر مبائعین سے رشتہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جائز ہے۔ مگر اسی طرح جائز ہے۔ جیسے ایک [illegible] سے جائز ہے کوئی مومن اپنی لڑکی کا ایمان خطرہ میں نہیں ڈال سکتا۔ جب تک وہ خود کمزور ایمان کا نہ ہو ؛

تعبیر الرؤیا

ایک شخص نے اپنے خواب کی تعبیر دریافت کی کہ بکرے کا گوشت پکا ہوا کھایا ہے۔ نیز آم جو بہت لذیذ تھا۔ حضور نے فرمایا:۔ گوشت کا پکا ہوا کھانا اچھا ہے۔ آم سے مراد نیک اولاد ہے ؛

سینما دیکھنا

ایک دوست کو تحریر فرمایا۔ نماز تو رکن اسلام ہے۔ جو نماز نہیں پڑھتا وہ خدا کے نزدیک مسلمان نہیں اور سینما اپنی ذات میں ناجائز نہیں۔ اس میں ناجائز بات ہو تو ناجائز ہے۔ مگر جو دین کی خدمت نہیں کرتا اور سینما دیکھتا ہے۔ وہ برا کرتا ہے ؛

ایسوسی ایشن میں شمولیت

مختلف جگہ آجکل ملازمین کی ایسوسی ایشن قائم ہورہی ہیں اور احمدی دوست جو ملازم ہیں۔ حضور سے ان میں شمولیت کے متعلق دریافت فرماتے ہیں۔ ایک صاحب نے ایسوسی ایشن کے متعلق دریافت کیا تو حضور نے فرمایا:۔ اگر یہ شرط کرلی جائے کہ کسی شکایت کی وجہ سے خواہ جائز ہو یا ناجائز اس ایسوسی ایشن کو سٹرائک کا حق نہ ہوگا۔ تو اس میں شامل ہونا جائز ہے ؛

۵/۲۲ ۱۴

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(نوشتہ منشی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی)

بقیہ ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۲ء

آجکل کے صوفیاء

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں بھی اس قسم کے اذکار کرنے والے لوگ خراب ہورہے ہیں۔ خود صوفیاء میں نہ توکل ہے۔ نہ حقیقی نیکی ہے۔ [illegible] عملاً تباہی سوائے شاذ و نادر کے نہیں ہے۔ جو خدا اور رسول کے بتائے ہوئے اوراد سے تو لاکھوں کو فائدہ ہوا ہے۔ لیکن یہاں خود ان میں عملاً اس کا فائدہ نظر نہیں آتا۔ جس زمانہ میں صرف قرآن اور حدیث پر عمل ہوتا تھا۔ اس زمانہ کے لوگوں کے حق میں رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے لوگوں کا یہ حال ہے کہ تیرھویں صدی سے تو درندوں سے بھی بیان کیا جاتا ہے کہ پناہ مانگی ہے ؛

حقیقی ذکر اللہ

پھر سوال کیا کہ اللہ اور رسول کی تعلیم کے مطابق ورد بتایا جائے۔ ہم جنگل کے لوگ ناواقف ہیں۔

اس پر فرمایا کہ استغفار۔ الحمد۔ درود۔ تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان اللہ العظیم بہت پڑھے۔ خالی سبحان اللہ استغفر اللہ پڑھنے کے بھی کئی طریق ہیں۔ موٹا طریق یہ ہے کہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ دوسرا استغفار یہ ہے:۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

درود شریف۔ فارغ وقتوں میں جبکہ توجہ دوسری طرف نہ ہو۔ پڑھا کرے۔ تعداد کے متعلق حد بندی کی ضرورت نہیں ہے۔ رات کا وقت بہتر ہے۔ حد یہی ہے کہ جس حد تک کہ طبیعت میں رغبت موجود ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف حالات کے ماتحت مختلف احکام دیئے ہیں۔ بلکہ بار بار بزرگوں کے واسطے تین تین دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کے بعد سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر کا ورد کرنا فرمایا ہے۔ بعض کو گیارہ تک کا بعض کو تینتیس تک کا حکم دیا ہے۔ جب تک طبیعت میں ملال نہ ہو۔ تنگی نہ ہو ذکر کرنا ہے۔ صبح کے وقت تک تہجد کے بعد ذکر کرتا ہے۔ نماز صبح کے بعد قرآن پڑھنا۔ یہ بھی ذکر ہے سنت یا نوافل کی نماز بھی ذکر ہے۔ امام کے انتظار کے وقت میں سورۃ فاتحہ۔ لاحول۔ تسبیح۔ تکبیر پڑھنا یہ سب ذکر قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔ پھر جو شخص پہلی صف میں جگہ لیتا ہے۔ اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ہے۔ اور جو شخص دوسری صف میں جگہ پاتا ہے۔ اس کو گائے کی قربانی کا ثواب ہے۔ اور امام اسوقت آئیگا۔ جبکہ لوگ آجائینگے۔ اس لئے اول صف میں جگہ لینے والا سب سے زیادہ امام کا انتظار کریگا اور انتظار کا وقت ذکر کرنے میں خرچ کرے گا۔ غرضکہ اگر یہ انتظار کا وقت اور ہر ایک فرض اور نفل نماز کا وقت جمع کیا جائے۔ تو اوسطاً [illegible] گھنٹے روزانہ ذکر کا وقت نکل آتا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس سے زیادہ ذکر کرنے کی فرصت کس کو مل سکتی ہے۔ بات اصل یہ ہے کہ جو خدا اور رسول کے فرمائے ہوئے ذکر ہیں ان کو چھوڑ کر [illegible] توجہ کرتا ہے۔ ورنہ اگر مسنون ذکر کو پورے طور پر ادا کرے۔ تو دوسرے ذکروں کی فرصت ہی نہیں ملتی ٭

صفات اللہ پر غور کرنے کا طریق

پھر اس شخص نے پوچھا کہ صفات الٰہیہ پر غور کرنے کا طریق کیا ہے؟ فرمایا کہ بہتر طریق تو قرآن ہے۔ اسمیں مثال کے طور پر صفات الٰہی پیش کئے گئے ہیں اس طرح اچھی سمجھ آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں دعا کا وقت ہے دعا میں حسب عادت مناسب موقعہ صفات الٰہیہ کا استعمال کیا جاوے۔ مثلاً دعا کرتے وقت یا سمیع الدعا کے نام سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے۔ رزق کے واسطے دعا کرتے وقت یا رزاق کے نام سے دعا کی جائے۔

قابل افسوس

"ہر ایک جو ٹھوکر کھاتا ہے افسوس کے قابل ہے مگر اسکی حالت بہت ہی قابل افسوس ہے۔ جو دوسرے کو ٹھوکر کھاتے ہوئے دیکھتا ہے اور پھر نہیں سنبھلتا" خلیفہ ثانی تحفہ ویلز ص ۱۳

خطبہ نکاح

رقابت سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی تعلقات میں ترقی یا بگاڑ دو جانوں کے تعلق سے ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں ایک لفظ سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو رقیب کا لفظ ہے۔ تمام تعلقات میں ترقی یا بگاڑ کا موجب رقابت ہوتی ہے۔ انسان کا یہ خیال کہ دوسرا میرے اندرونے پر نظر ڈال رہا ہے یا خود اسکا اس بات کی طرف توجہ کرنا کہ دوسرے کے عیب معلوم کرے۔ اس سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ رقابت کا خیال ہی خرابیاں پیدا کرتا ہے یا اصلاح کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی رقیب ہے۔ انسان کی [illegible] کو جانتا ہے مگر اس کا علم کسبی نہیں بلکہ ذاتی [illegible] کی مثال ایسی ہے جیسے آئینہ۔ کہ جو کچھ اس کے سامنے ہوتا ہے [illegible] پڑتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے تجسس جیسی [illegible] کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا کا علم ازل سے ہے۔ اور بغیر ارادے کے ہے۔ اسلئے خدا کو تجسس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بندے کو تجسس کی ضرورت ہے میاں بیوی میں بھی اسی رقابت کے باعث جھگڑا ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے افعال کی کرید میں لگے رہتے ہیں۔ انسانوں سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ جب تجسس ہوگا۔ تو دوسرے کو مجرم ٹھیرایا جائیگا۔ اور فساد بھی ہوگا۔ اور ایک دوسرے کا آپس میں اعتبار نہ ہوگا اور جب اعتبار نہ رہا۔ تو محبت نہ رہیگی ٭

رقابت مفید بھی ہو سکتی ہے۔ یہ خیال کہ غیر دیکھ رہا ہے اصلاح کا موجب بھی ہوتا ہے۔ اور جب عیب دور ہو جائیں تو محبت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ معلوم اور یقین ہو کہ لوگ گو میرے خلاف تجسس کرتے ہیں۔ مگر میرا نگران اور محافظ اور رقیب زبردست بھی ہے۔ تو انسان اس قسم کے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ جب وہ سمجھتا ہے کہ غیر دیکھنے والا تو میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ مگر خدا جو میرا نگران ہے۔ وہ مجھ کو سزا بھی دے سکتا ہے۔ اسلئے وہ اپنی حالت کی اصلاح بھی کر لیتا ہے ٭

نکاح کے موقع پر جو آیات رکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک آیت میں یہ بھی آتا ہے۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا (پارہ ۴ ع ۱۲) اگر خدا تعالیٰ کا خوف مدنظر ہو اسکو خوش کرنے کے لئے اس کے احکام کی اطاعت ہو۔ اور اپنے نفس کا خود محاسبہ کیا جائے۔ تو کسی کی رقابت کا کوئی خوف باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جب نگرانی کر رہا ہے۔ تو کسی کو تجسس کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ مثلاً دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہوں۔ اور کوئی ایسی ہستی آجائے جس سے دونوں ڈرتے ہوں تو دونوں اپنے جھگڑے کو چھوڑ دینگے۔ اسی طرح میاں بیوی کا ایک دوسرے کا تجسس بیکار ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نظر دونوں پر ہے۔ اور وہ دونوں کو سزا دے سکتا ہے۔ دو آدمیوں کی لڑائی اسی وقت تک ہوتی ہے جب تک ان کو تیسرے زبردست کا خوف نہ ہو۔ مگر جب معلوم ہو کہ ایک تیسرا زبردست سر پر آگیا تو دونوں کی لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ گو یہ علمی نکتہ ہو۔ مگر یہ بات تجربہ شدہ ہے۔ کہ میاں بیوی میں جھگڑا رقابت سے ہی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ رقابت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں میں بھی تھی۔ ان کو ٹوہ لگ جاتی تھی کہ رسول اللہ دوسری بیوی کے ہاں دیر تک کیوں ٹھہرے رسول کریمؐ کا قاعدہ تھا کہ روزانہ علاوہ باری کے سب بیویوں کے ہاں جاتے تھے۔ کہ شاید کسی کو کسی چیز کی ضرورت ہو۔ ایک بیوی اس قبیلہ کی تھیں۔ کہ وہاں عمدہ شہد ہوتا تھا۔ آپ کو شہد مرغوب تھا۔ وہ بیوی آپ کو شہد کا شربت بنا کر پلایا کرتی تھیں۔ اس اہتمام میں دیر بھی ہو جاتی تھی۔ دوسری بیویوں کو یہ دیر ناگوار ہوئی شہد میں ایک قسم کی ہیک سی ہوتی ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی خالص ہو۔ بیویوں نے مشورہ کیا کہ آپ اب جب آئیں۔ تو آپ کو کہا جائے۔ کہ آپ کے منہ سے بو آتی ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان قیدیوں کے متعلق گورنمنٹ ہند کو چٹھی

بخدمت جناب پرائیویٹ سکرٹری ہز ایکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند۔

جناب من! مفصلہ ذیل عرضداشت حضور وائسرائے بہادر کی خاص توجہ مبذول کرانے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ امید کہ موجودہ واقعات ہند کو مدنظر رکھتے ہوئے میری ان عاجزانہ تجاویز پر ہز ایکسلنسی ہمدردانہ غور فرمائینگے۔

ماہ رمضان المبارک غالباً ۲۸ ماہ اپریل ۱۹۲۲ء کو شروع ہو گا۔ اس ماہ مبارک میں مسافروں اور بیماروں کے سوائے ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ وہ روزہ رکھے۔ ایک طرف ماہ رمضان میں طلوع صبح سے لیکر غروب شمس تک کھانے پینے سے بکلی پرہیز کرنا پڑتا ہے۔ دوسری طرف روزانہ عبادات کے علاوہ مزید عبادات کا حکم ہے۔

مسلمان اس مہینہ میں حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے دلوں کو پاک کریں۔ اور پوری طرح اسلامی احکام بجالائیں۔ اور اپنے تعلقات کو خداوند کریم سے مستحکم کریں۔ اور ہر ایک قسم کے گناہ سے اپنے آپکو حسب استطاعت بچائے رکھیں۔ لہذا ماہ رمضان المبارک ان روزہ داروں کیواسطے جو پوری طرح احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ اخلاقی اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔

مسلمان قیدی قانون روزہ داری سے مستثنیٰ نہیں رکھے گئے۔ پس اس لحاظ سے کہ سلطنت برطانیہ ہمیشہ اخلاق کی اشاعت میں کوشاں رہتی ہے۔ اور شہنشاہ معظم کی رعایا کے مذہبی احساسات کا خاص طور پر احترام کرتی ہے۔ اور سزائے جیل بھی اخلاقی حالت کو درست کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند مفصلہ ذیل احکام صادر فرمائے۔

(۱) سارے مسلمان قیدیوں کو خواہ وہ پولیٹیکل قیدی ہوں یا دوسرے۔ جو بھی روزہ رکھنا چاہیں۔ انہیں سحری کے وقت دو بجے سے لیکر چار بجے تک اور شام کو فوراً سورج غروب ہونے پر کھانا کھانے کی اجازت دی جائے۔

(۲) رمضان المبارک میں انکو مشقت سے تعطیل دیجائے یا زیادہ سے زیادہ برائے نام مشقت لیجائے۔

(۳) اسلامی جماعتوں اور سوسائٹیوں کو کہا جائے۔ کہ وہ حافظ قرآن مہیا کریں تاکہ وہ نماز تراویح میں ساڑھے آٹھ بجے شام سے لیکر ساڑھے دس بجے شام تک انہیں قرآن کریم سنائیں۔

دوسری تجویز کے متعلق خاکسار کو یہ عرض کرنا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں مشقت جیل سے تعطیل قیدیوں کے لئے عملی طور پر آرام دہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ روزہ رکھنا اور عبادات میں مشغول ہونا خود کافی مشقت ہے۔ اسلئے بحالت روزہ دار ہونے کے مشقت جیل بالکل ناقابل برداشت ہوگی۔ پس رمضان شریف میں مشقت سے تعطیل درحقیقت تعطیل نہیں ہے جس سے قیدیوں کو آرام ملیگا۔ بلکہ بحالیت روزہ قیدیوں کی جسمانی اور اخلاقی حالت کی ترقی کا ایک بہتر ذریعہ ہو جائینگی۔ اور کسی طرح بھی یہ تجویز جیلخانہ کی حکمت عملی کے منافی نہیں ہو سکتی۔

تیسری تجویز کے متعلق کہ دو گھنٹوں کیلئے کسی حافظ قرآن کو احاطہ جیل میں بمعہ مسلمان اہلکاروں کی موجودگی میں اجازت دینا جیلخانہ کے انتظام میں خلل انداز متصور نہیں ہو سکتا۔ اگر حضور وائسرائے بہادر ان تجاویز کے ساتھ متفق ہو جائینگے۔ اور اس کے مطابق احکام کا اجرا ہوکر سرکاری طور پر انکی اشاعت کردی جائیگی۔ تو مسلمانان ہند خصوصیت سے گورنمنٹ کے شکر گذار ہونگے۔ اور گورنمنٹ کے خلاف جو شبہات ڈالے جاتے ہیں۔ وہ بھی کسی حد تک دور ہو جائینگے دیگر مذاہب کے قیدی بھی اس طرز سے مذہبی عبادات کی طرف شوق محسوس کرینگے۔ اور اسطرح چند سالوں میں ہندوستان میں اخلاقی اصلاحات ترقی پذیر ہو جائینگے اور یہی وہ چیز ہے جو تمام گورنمنٹیں جیلخانہ کی سزاؤں سے حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

ایڈیشنل سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قادیان

"وکیل" اور "الفضل"

(ایک غیر احمدی مسلمان کے قلم سے)

گو میں احمدی نہیں۔ لیکن الفضل کو نہایت غور سے پڑھتا ہوں۔ کیونکہ اس میں "احمدیت" کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اسلام کی بہت کچھ تبلیغ ہوتی ہے۔ اسلئے مجھے اس سے ایک گونہ اُنس ہے۔ مجھے ۱۷ اپریل کے الفضل کے مقالہ افتتاحیہ میں یہ دیکھکر صد درجہ افسوس ہوا۔ کہ ایک نومسلم محض اس بنا پر اسلام سے پھر گیا کہ وہ احمدی فرقہ کے مولوی کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا۔ اور بدیں وجہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں نے اس کے اسلام پر مہر نہ کی۔ بلکہ بعض تعلیم یافتہ مسلمانوں نے بھی اس سے علانیہ کہا کہ احمدی فرقہ میں مسلمان ہونے سے تمہارا اپنے آبائی مذہب پر رہنا ہی بہتر تھا۔ یہ واقعہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے صد درجہ افسوسناک ہے۔ میں نے اپنی عمر میں کوئی ایسا واقعہ نہیں دیکھا۔ اشاعت اسلام تمام عقاید کے مسلمانوں کا فرض ہے جسے اپنے اپنے طور پر ادا کرنا چاہیئے نہ کہ جو اس فرض کو انجام دے اس کے رستہ میں رکاوٹیں ڈالنی چاہئیں۔ مسیحی فرقوں کی جدوجہد قابل ستائش ہے۔ کہ اپنے اپنے طور پر غیر عیسائیوں کو عیسائی بنانے میں مصروف ہیں اور بڑی سُرعت کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ روئے زمین پر مختلف عیسائی فرقوں کے مشنری غیر مسیحیوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے میں مصروف ہیں۔

مجھے الفضل الرسمی کا مقالہ افتتاحیہ پڑھکر بھی بڑا افسوس ہوا احمدی فرقہ نے جو ایڈریس شہزادہ ویلز کو دیا تھا اس کے ایک خاص حصہ پر وکیل کا اعتراض بالکل غلط تھا کیونکہ رسول مقبول کی بعثت کو تو ابھی ۱۳۴۰ برس ہی گذرے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ وکیل مسلمانوں کا سیاسی اور مذہبی ترجمان ہے نہ کہ مذہبی ترجمان اسلئے خالصۃً مذہبی امور میں اپنی ٹانگ نہیں اڑانی چاہیئے۔ اور اپنی ذات کو مورد الزام بھی نہیں بنانا چاہیئے کہ "ماہ نیم دارم"۔ "وکیل" احمدیوں اور انکے ترجمان الفضل سے تو دست بگریبان ہے پر اتر آیا۔ مگر اس سے غافل ہے وہ اسلامی جماعت کے ہو تارک موالات مجرم سے موجود ہیں (کہ وکیل مولانا ڈاکٹر اقبال؟) ... نے ان اشعار کو بڑی شدومد سے اشاعت دی جنہیں پنڈت مالوی کو "پیغمبر" کا خطاب دیا گیا اور "قرآن و گیتا" کی تعلیم کو ایک ہی بتایا گیا ہے۔ کیا ہندوؤں کو خوش کرنے کی یہ حرکت افسوسناک نہیں۔ کرتے [illegible] اسلام [illegible] سے جا مخالفت کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ خاص

قادیان - مستورات - معرفت حضرت ام المومنین [illegible] معرفت اہلیہ مشتاق احمد صاحب [illegible] معرفت اہلیہ حکیم غلام محمد صاحب [illegible] اہلیہ غلام احمد صاحب [illegible] اہلیہ میاں عبد الرحمن صاحب کشمیری [illegible] دیگر مستورات [illegible]

میزان [illegible]

تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ وضع ہوا - مولوی غلام رسول صاحب راجیکی [illegible] مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری [illegible] مولوی عبد الواحد صاحب برہمن بڑیہ [illegible] ساد - پی ابراہیم صاحب سیلون [illegible] سید محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] قاضی نور محمد صاحب دفتر بیت المال [illegible]

میزان [illegible]

مستری وزیر محمد صاحب [illegible] شیخ نور محمد خادم حضرت ام المومنین [illegible] مستری قادر بخش صاحب [illegible]

میزان [illegible]

میاں احمد نور کابلی [illegible] منشی محمد حسین کاتب [illegible] مولوی غلام محمد صاحب [illegible] فلاسفر صاحب [illegible] میزان [illegible]

کل میزان [illegible]

ہندوستان - حکیم انوار حسین خاں صاحب شاہ آباد ہردوئی [illegible] عبد المجید صاحب بھاگلپور [illegible] بابو سراج الدین صاحب ایلچپور [illegible]

پٹیالہ - ہاشم علی صاحب گرداور قانون گو [illegible] محمد حسین صاحب منڈی راماں [illegible] سنور [illegible]

میزان [illegible]

کیمل پور [illegible] **گوجرانوالہ** [illegible]

ہوشیارپور انجمن ماہلپور [illegible]

منٹگمری انجمن منٹگمری [illegible]

بھیرہ معرفت ڈاکٹر عبد الکریم صاحب [illegible]

گجرات مرزا اکرم بیگ صاحب شادیوال گجرات [illegible]

کوہاٹ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب [illegible]

فیروزپور [illegible]

گورداسپور منشی امام الدین صاحب رسولپور [illegible]

سیالکوٹ ماسٹر عبد العزیز صاحب نوشہرہ [illegible]

راولپنڈی مولوی فضل محمد صاحب چنگا بنگیال [illegible]

کیمل پور معرفت بابو مرغوب اللہ صاحب [illegible]

سہارنپور معرفت مولوی عبد العزیز صاحب [illegible]

حصار عطا محمد صاحب جاکھل [illegible]

دہلی بیت گنج حکیم محمد حسین صاحب [illegible]

اوڑیسہ سید ضیاء الحق صاحب ڈپٹی کیمبل پور [illegible]

ہزارہ سید سرور شاہ صاحب دانہ [illegible]

ڈیرہ اسمٰعیل خاں چوہدری عبد الرحمن خاں صاحب [illegible]

گجرات بابو محمد شفیع صاحب ملکوال [illegible]

ملتان محمد حیات خاں صاحب سجاد واہن [illegible]

میانوالی ڈاکٹر فضل الدین صاحب عیسیٰ خیل [illegible]

فیروزپور شیخ مولوی [illegible] صاحب قصور [illegible]

کوہاٹ معرفت مولوی صدر الدین صاحب از طرف (بابو غلام قادر خاں صاحب) [illegible]

خاتم النبیین کے بعد نبی

حضرت خلیفہ اول کا عقیدہ

الحکم مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفہ اول رضی کے قلم مبارک سے ایک سائل کے جوابات شائع ہوئے ہیں - ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا صریح ثبوت موجود ہے - وہ سوال اور جواب حسب ذیل ہے -

سوال - خاتم النبیین رسول تھے تو پھر نبی ہونیکا دعوی کس طرح درست ہو سکتا ہے -

جواب - خاتم مہر کو کہتے ہیں - جب نبی کریم مہر ہوئے اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا - تو وہ مہر کس طرح ہوئے - یا مہر کس پر لگے گی "

خاکسار - اسد اللہ احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

ولیسراج - ملک راج نابالغان پسران جگناتھ بولایت دہنی رام چچا حقیقی خود قوم برہمن ساکنان تلونڈی بھنڈراں تحصیل ظفروال -

بنام

باہی ولد نندا قوم عیسائی ساکن تلونڈی بھنڈراں تحصیل ظفروال -

دعوے سو روپیہ بروئے تمسک

بنام باہی ولد نندا قوم عیسائی ساکن تلونڈی بھنڈراں تحصیل ظفروال -

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو - لہذا تمہارے نام حکم جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۳ جون ۲۲ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو - ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی - آج بتاریخ ۱۲ ماہ مئی ۱۹۲۲ء بدستخط مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

(مہر عدالت) دستخط افسر

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

یکم جون ۲۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی میل اور پسنجر گاڑیوں پر انٹر اور تھرڈ کلاس کا کرایہ حسب ذیل ہو جائیگا -

انٹر کلاس	۵ پائی فی میل
تھرڈ کلاس	۳ ½ پائی فی میل

دفتر ٹریفک منیجر لاہور
مورخہ ۸ اپریل ۱۹۲۲ء

بحکم
اے - ٹی - سٹوارٹ
ٹریفک منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور معروف ہر دلعزیز خضاب۔ ایسا مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار وبیضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرماویں۔ ہم بفضلہ دروغگوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی یک اونس معہ برش ۹ ر علاوہ محصول و نیز زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

پتہ:- منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب (قادیان)

انجینیرنگ سکول لدھیانہ سے پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری سنہ ۲۲ء سے یہ سکول با اجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی۔ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کیلئے سابقہ کوتوالی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل سنہ ۲۲ء سے کسی پٹھان طالبعلم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا۔ سکول کی حیرت انگیز ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلبا کی فہرست اور انجینیرنگ صاحبان کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے۔ پرنسپل مسٹر محمد سکندر رضا نقشبندی صاحب انجینیر ہیں۔ جو بیس سال تک انجینیرنگ کالج حیدرآباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ انٹرنس تک کی تعلیم کے طلبا راوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلبا سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکٹ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ منیجر انجینیرنگ سکول (پشاور)

ایک مکان رہن یا قبضہ ملتا ہے

دارالامان میں ایک مکان سہ پختہ جو پندرہ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ جس کی گارنٹی دی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی صاحب رہن لینا چاہیں۔ تو دو ہزار روپے میں لے سکتے ہیں۔ ایک سال تک فریقین فک رہن نہیں کرا سکتے۔ اور چھوڑنے سے پہلے تین ماہ کا نوٹس دینا ہوگا۔ خط وکتابت معرفت مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے قادیان

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے۔ کارخانہ میں تیار ہوتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ وصفا ہر قسم تیار کیا جاتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں۔ مستریان غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ (گورداسپور)

تجرید بخاری

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی مکمل و نا تمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو بہت طویل کر دیا ہے۔ جس سے انتخاب وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی طرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دیباچہ کو زہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ حجم سوا پانچسو صفحہ۔ قیمت عہ

دیوان غنی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت عہ محصول ڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ۔ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹرہ ولی شاہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

535

بقیہ مضمون صفحہ ۲ کالم ۳

تو اشاعت اسلام سے تمہارا جتھا بڑھیگا۔ اور دو سطرح تمہیں دنیاوی ترقی بھی حاصل ہوگی۔ پس اشاعت اسلام سے تمہیں روحانی فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ اور دنیاوی بھی اس لئے اس امر کے لئے دعائیں کرنا تمہاری ذات کے لئے بھی مفید ہے۔ اور اسلام کے لئے بھی۔ پھر تمہارا یہ

فرض

بھی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو بنایا ہی اس غرض کے لئے ہے۔ کہ اسلام کی تبلیغ کریں۔ جب تمہارا یہ فرض ہی ہے۔ تو سمجھ لو کہ اس کے لئے دعا کرنا تمہارے لئے کس قدر ضروری ہے۔ پس اشاعت اسلام کے لئے دعائیں کرو۔ تاکہ تم ذاتی فائدہ بھی اٹھاؤ۔ اور اپنا فرض بھی ادا کرو۔ یہ تو ایسی بات ہے۔ کہ مسلمانوں کی حفاظت کیلئے ایک قلعہ بن رہا ہو۔ اور ایک لوہار اس کا دروازہ بنا رہا ہو۔ وہ دعا کرے۔ کہ دروازہ بن جائے۔ اس دروازہ کے بننے پر جہاں مسلمانوں کو فائدہ ہوگا اور اسے ثواب ملیگا۔ وہاں اسے مزدوری بھی ملیگی۔ چونکہ اشاعت اسلام ہمارا فرض ہے۔ اس لئے اگر ہم اس کے لئے دعائیں کرینگے تو خود بھی فائدہ اٹھائینگے۔ اور اسلام کو بھی فائدہ پہنچیگا۔

اسلام کی ترقی

کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو۔ اور یہ بات یاد رکھ کے دعائیں کرو۔ کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور یہ بات ذہن میں جما کر کہ دعاؤں سے دنیا میں بڑے بڑے تغیرات ہوتے ہیں۔

اگر اس رنگ سے ہماری جماعت دعا کرے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ ایک قلیل عرصہ میں ہمیں دنیا میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اب تک کتنا عرصہ ہو گیا ہے مگر کوئی خاص کامیابی جس نے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا ہو۔ نہیں ہوئی۔ روحانی طور پر اور دلائل کے ساتھ تو عیسائیت اور دوسرے مذاہب کچلے جا چکے ہیں۔ مگر ظاہری طور پر تو نہیں کچلے گئے۔ ہم خواہ ہزار بار کہیں۔ کہ دلائل کے ساتھ ہم نے سب مذاہب کو کچل دیا ہے۔ لیکن لوگوں کی نظر چونکہ ظاہر پر ہے۔ اور ہم ظاہری طور پر مذاہب کو کچلنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اس لئے لوگ تسلیم نہیں کر سکتے۔ اور ہمارے لئے یہ

ماتم کی بات

ہے۔ کہ جس کام کے کرنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں اس کا ابھی تک دروازہ کھلتا بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن اگر تم گداز پیدا کر لو۔ اور اپنے آپ کو خدا کے حضور اس طرح گرا دو کہ گویا مر گئے ہو۔ تو یاد رکھو۔ کہ جو خدا کے حضور مرتا ہے۔ اس کو خدا زندہ کرتا ہے۔ اور خدا کی نصرت ہر وقت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ پھر تمہارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ

خلیفہ وقت کیلئے دعا

کرو۔ ایک تو اس لئے کہ بندہ کے طور پر دعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب خلیفہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے۔ تو تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ اس کے لئے دعا کرو۔ میں یہ اپنے متعلق ہی نہیں کہتا۔ کیونکہ جس پر بوجھ ہوتا ہے وہ ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور اس میں اپنے فرض کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے سب کیلئے دعائیں کرتا ہے۔ اور میں بھی تمہارے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ تمہیں بھی چاہیئے کہ میرے لئے دعائیں کرو۔ پھر اس لئے بھی۔ کہ اس کی کامیابی تمہاری کامیابی ہے۔ اس کا کام تمہارا کام ہے۔ تمہارے فرائض کو وہ ادا کرتا ہے۔ اس لئے اس کیلئے دعا کرنا اسلام کیلئے دعا کرنا ہے۔ کیونکہ وہ مرکز ہوتا ہے اور مرکز کے لئے جو روک آتی ہے۔ وہ ساری جماعت کیلئے روک ہوتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس کیلئے دعا کرو۔ پھر اپنے

بھائیوں کیلئے دعا

کرو۔ جن کو تم جانتے ہو۔ اور جن کو تم نہیں جانتے۔ ان کیلئے بھی کرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کیلئے دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔ اگر ایک دوسرے کیلئے دعا کرنے کی عادت ہو۔ تو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی زندگی دور ہو سکتی ہے۔ کیونکہ خیال آئیگا۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور میں اس کیلئے دعائیں کرتا ہوں۔ تو اس کیساتھ کیوں لڑتا ہوں۔ پس میں ان دعاؤں کی خاص طور پر نصیحت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ جیسے پہلے میں نے بتایا ہے۔ پہلے اپنے آپ کو گداز بناؤ۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور ایسے گرو۔ کہ اس سے کچھ لیکر ہی آؤ۔ ذرا سوچو تو سہی۔ اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ جو خدا کے حضور جائے۔ اور

خالی ہاتھ

واپس آجائے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ خدا کے حضور کوئی ایسے سوز و گداز کے ساتھ گیا ہو۔ اور خالی ہاتھ آگیا ہو۔ اور میں یہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی خدا کے حضور جائے اور پھر خالی ہاتھ آجائے۔ تو وہ زندہ کس طرح رہ سکتا ہے۔ اس کی تو اسی وقت جان نکل جانی چاہیئے۔ کہ خدایا تیرے ہاں سے اگر میں خالی ہاتھ گیا۔ تو اور کہاں سے کچھ ملیگا۔

میرا تجربہ

ہے۔ کہ جب ذرا قبول ہونے والی دعاؤں سے قبول نہ ہونے والی دعاؤں کی نسبت بڑھ جاتی ہے۔ تو ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ گویا ماتم بپا ہو گیا۔ اور ایسا کرب اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ فوراً خدا کی رحمت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ جیسے میرا خدا ہے۔ ویسا ہی وہ تمہارا بھی خدا ہے۔ میں بھی اسی کا بندہ ہوں۔ اور تم بھی اسی کے بندے ہو۔ میرا کوئی خدا سے رشتہ نہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے حضور بصدق دل سے جاؤ۔ سچے دل کے ساتھ جاؤ۔ اخلاص لیکر جاؤ۔ سوز و گداز لیکر جاؤ۔ اور پھر کچھ لیکر نہ آؤ۔ تو اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اگر ایسی حالت پیدا کر لو۔ تو کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹو گے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے حضور سے ساری جماعت تھوڑا تھوڑا لیکر بھی آئے۔ تو سمجھ لو۔ کتنا ہو جائیگا۔

پس تم اخلاق فاضلہ کے لئے۔ علوم کے لئے روحانیت کے لئے۔ اپنے بھائیوں کے لئے۔ عزیزوں کے لئے۔ خلیفہ کے لئے۔ تبلیغ دین کرنے والے مبلغوں کے لئے دعائیں کرو۔ اور اس رنگ میں کرو۔ کہ کچھ لے کر لوٹو۔ یوں خالی ہاتھ نہ لوٹو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

گورنر پنجاب شملہ میں شملہ۔ ۱۵ مئی۔ ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب کل شب کو شملہ پہنچ گئے حکومت پنجاب کے دفاتر آج کھل جائیں گے۔

روس اور ہندوستان کے درمیان تار کا سلسلہ شملہ۔ ۱۵ مئی۔ ایک روپیہ تین آنہ فی لفظ کی شرح سے انڈو یا طہران کے راستہ فرستندہ کی ذمہ داری پر یورپین روس میں تار بھیجے جاسکتے ہیں۔

مصر اور انگلستان کے درمیان وائرلیس شملہ۔ ۱۵ مئی۔ ایسٹرن ٹیلیگراف کمپنی کا اعلان ہے۔ کہ ہندوستان میں تار وصول کئے جائیں گے۔ جن میں "قاہرہ وائرلیس" لکھا ہوگا اس سے یہ مقصود ہے کہ انگلستان سے قاہرہ تک بے تار کے ذریعہ تار موصول ہوئے۔

سو چلہ قیدیوں سے پتھروں کی کھدائی کا کام مدراس۔ ۱۷ مئی۔ مدراس میونسپلٹی نے ۵۰ سو چلہ قیدیوں کو بلاواربن میں پتھروں کی کھدائی کے لئے دو سال تک ملازم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بنگال کونسل کا پریزیڈنٹ لندن۔ ۱۸ مئی۔ لارڈ لٹن گورنر بنگال نے مسٹر ایچ۔ ای۔ اے کاٹن کو بنگال کونسل کی پریزیڈنٹی کا عہدہ پیش کیا ہے۔ کیونکہ موجودہ پریزیڈنٹ سر شمس الہدیٰ خرابی صحت کے باعث ریٹائر ہونے والے ہیں۔

وزیر تعلیم پنجاب کی طرف سے ایڈیٹر دیش کو نوٹس میاں فضل حسین وزیر تعلیم پنجاب نے ایڈیٹر دیش لاہور کو نوٹس دیا ہے کہ اخبار دیش مورخہ ۲ مئی میں ایک مضمون بعنوان "ہر دلعزیزی کہاں ہے" شائع ہوا ہے اسمیں میرے متعلق کئی غلط اور بے بنیاد اتہام لگائے ہیں۔ اور اس سے مجھے دلی صدمہ پہنچا ہے۔ اور میری حیثیت عرفی کو اس سے نقصان پہنچانا مقصود ہے۔ لہذا اس نوٹس کے پہنچنے کے پانچ روز کے اندر آپ فیصلہ کریں تو بہتر ورنہ آپ کے خلاف باقاعدہ کارروائی شروع کی جائیگی۔

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کی تجاویز بمبئی۔ ۱۴ مئی۔ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے کئی ریزولیوشن پاس کئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ کمیٹی نے کھدر کی برآوری اور خرچ کو ترقی دینے کے لئے سیٹھ جمنا لال بزاز صاحب کو ایک خاص محکمہ قائم کرنے کے اختیارات دئے ہیں۔ اور اس کے لئے سترہ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔ اس محکمہ کا مقصد یہ ہوگا کہ سودیشی کی ترقی کے متعلق اصلاحات کے باہمی کام کو متحد کرے۔ سوت و پارچہ کا ہندوستان بھر کے لئے معیار قائم کرے۔ اسکی تین شاخیں ہونگی۔ یعنی مکینکل تعلیم پیداوار اور فروخت کمیٹی نے حکیم اجمل خان مسٹر سری نواس آئنگر اور مسٹر گدوانی کی سب کمیٹی کو بدیں غرض مقرر کیا ہے۔ کہ ملک میں قوم کی تعلیم کا سلسلہ پھیلانے اور اسمیں روپیہ لگانے کیلئے ایک اسکیم تیار کریں۔ بنگال کانگریس کمیٹی کی یہ درخواست کہ ۵۰ فیصدی چندہ سوراج فنڈ سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو دیا جائے۔ نامنظوری کردی گئی۔

تلبیس سکہ کی پاداش میں سزا لاہور۔ ۱۷ مئی۔ امرتسر کے ایک گھڑی ساز تاراچند کو تلبیس سکہ کے جرم میں چار سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

ہندوستان کی پہلی میونسپل کمشنر عورت مدراس۔ ۱۷ مئی۔ مدراس میونسپل کارپوریشن کی درخواست کے جواب میں کہ وزیر حکومت خود اختیاری نے جسٹس دیو پرکاش کی بیوی مسز ایم ڈی دیو داس کو میونسپل کمشنر نامزد کیا ہے۔

لاہور کی متنازعہ مسجد پر سرکاری قبضہ لاہور۔ ۱۷ مئی۔ لاہور کی متنازعہ مسجد پر آدھی رات کے قریب گورکھا فوج کے ایک دستہ چند گوروں۔ چند سکھ سواروں اور پانچسو کے قریب مسلح پولیس نے موقع پر آکر قبضہ کرلیا۔ اور چاروں طرف زبردست پہرے قائم کردئے۔ راتوں رات تمام راستوں کی ناکہ بندی کردی گئی۔ اور اس حصہ کو جو غصب کردہ زمین پر بنایا گیا تھا۔ سرکاری مزدوروں سے منہدم کرانا شروع کردیا گیا۔ پانچ چھ موٹر لاریاں اینٹیں وغیرہ اٹھانے کے لئے مامور تھیں۔ اینٹیں وہاں سے اٹھوا کر میو ہسپتال کے جدید ہسپتال کی عمارت کے قریب رکھی گئیں۔ یہ عمارت بلدیہ لاہور کی طرف سے تعمیر ہورہی ہے۔ مجوزہ نقشہ کے مطابق مسجد کی عمارت کو قائم رکھا گیا۔ اور دکانیں جو مسجد کے پس پشت غصب کردہ زمین پر بنائی گئی تھیں۔ بالکل منہدم کردی گئیں۔ مسجد کے سامنے جو اوپر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں بنی تھیں۔ وہ بھی مجوزہ نقشہ کی زمین کے مطابق نہ تھیں۔ اس لئے وہ بھی گرا دی گئیں۔

غیر ممالک کی خبریں

دس ہزار یونانیوں کے قتل کا الزام لندن۔ ۱۷ مئی۔ مسٹر چیمبرلین نے پارلیمنٹ میں سوال و جواب کے وقت بیان کیا کہ اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ ترکوں نے ایشیائے کوچک میں دس ہزار یونانیوں کو قتل کردیا ہے۔ گورنمنٹ یہ گوارا نہیں کرسکتی کہ انگورا کے ترک جو وحشیانہ مظالم کررہے ہیں۔ اور قلیل التعداد عیسائیوں کو جن کی حفاظت کا ذمہ گورنمنٹ برطانیہ نے لیا ہے۔ نکالنے کے لئے جو تدابیر عمل میں لارہے ہیں۔ ان کے متعلق تحقیقات نہ کی جائے۔ لارڈ کرزن نے کہا کہ مسٹر چیمبرلین نے امریکہ فرانس اور اٹلی سے درخواست کی ہے کہ وہ برطانیہ کے ساتھ اشتراک عمل کریں۔ اور تحقیقات کرنے کیلئے اپنا ایک ایک افسر ایشیائے کوچک میں بھیجیں۔ اگر گورنمنٹ انگورہ نے تحقیقات کرنے کی اجازت نہ دی۔ تو گورنمنٹ کو تجاویز صلح کے متعلق اپنے رویہ پر دوبارہ غور کرنا پڑیگا۔

ولایت میں ریل کے کرایوں میں تخفیف لندن۔ ۱۸ مئی۔ انگلستان اور ویلز کی ریلوے لائنوں نے مال کی آمد و رفت پر محصول میں تخفیف کردی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے تجارت کو ترقی ہوگی۔

آئرلینڈ میں کارخانوں پر مزدوروں کا قبضہ لندن ۱۸ مئی۔ مزدوروں نے جن کی اجرتوں میں تخفیف کی جارہی ہے۔ جنوبی

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)